سوال

(148) کیا والدہ اور بھائی کو زکوۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے پاس کچھ مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہے اور اس میں کچھ حصہ وہ ہے جو میں نے ایک ادارے سے غیر سودی قرض کے طور پر لیا ہوا ہے باقی رقم کے ساتھ اس قرض پر بھی ایک سال گزر چکا ہے تو کیا اس رقم میں بھی زکوۃ واجب ہوگی جو میرے پاس بطور قرض ہے؟

کیا میں اپنی والدہ کو کچھ رقم بطور زکوۃ دے دسکتا ہوں جب کہ میرے والد ان پر خرچ کر رہے ہیں اور الحمد للہ ان کی مالی حالت اچھی ہے۔ اسی طرح میرا ایک بھائی بھی ہے جو کام کر سکتا ہے لیکن ابھی تک غیر شادی شدہ ہے، اللہ تعالی اسے ہدایت بخشے نماز کی بھی پابندی نہیں کرتا کیا میں اسے زکوۃ میں سے کچھ حصہ دے سکتا ہوں، براہ کرم رہنمائی فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سال گزرنے پر آپ کو اس تمام مال کی زکوۃ ادا کرنا ہوگی جو آپ کے پاس موجود ہو، علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق آپ کو اس مال پر بھی زکوۃ ادا کرنا ہوگی جو کسی ادارے سے قرض لیا ہوا ہے لیکن اگر سال مکمل ہونے سے پہلے پہلے آپ اپنے پاس موجود مال میں سے قرض ادا کر دیں تو بطور قرض ادا کی گئی رقم پر زکوۃ نہ ہوگی بلکہ زکوۃ صرف اس مال پر ہوگی جو قرض ادا کرنے کے بعد آپ کے پاس وہو گا بشرطیکہ وہ نصاب کے مطابق ہو اور اس پر ایک سال گزر گیا ہو۔

چاندی یا اس کے قائم مقام اشیاء کا نصاب سعودی عرب میں مروجہ کرنسی کے مطابق چھپن ریال ہے، آپ کے لئے اپنی والدہ کو زکوۃ دینا جائز نہیں اس لئے کہ والدین کو زکوۃ ادا نہیں کی جا سکتی اور پھر آپ کے والد کے خرچ کرنے کی وجہ سے ویسے زکوۃ سے بے نیاز ہیں۔

آپ کا بھائی جب تک نماز کا تارک ہے، اسے زکوۃ نہیں دی جا سکتی کیونکہ شہادتین کے بعد نماز اسلام کے ارکان میں سب سے عظیم رکن ہے اور عمداً سے ترک کرنا کفر اکبر ہے اور پھر وہ طاقتور اور کمانے کے قابل بھی ہے اور اگر اس پر خرچ کرنے کی ضرورت بھی ہو تو آپ کی بجائے آپ کے والد کو اس پر خرچ کرنا چاہئے کیونکہ نفقہ وخرچہ کے اعتبار سے وہ مسئول ہیں بشرطیکہ انہیں اس کی استطاعت ہو۔۔۔۔ اللہ تعالی اسے ہدایت عطا فرمائے، حق کی طرف رہنمائی فرمائے اور اسے اپنے نفس، شیطان اور برے ساتھیوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص266

محدث فتویٰ